وقت ایسی حالت طاری ہوتی ہے۔ پھر گرم پانی میں کپڑا تر کر کے تمام بدن پر ملتے ہوئے سیاہی کے دھبے صاف کرنے سے طویل کھانسی اور ہلکی قے کے ساتھ تھوڑی دیر بے سدھ رہ کر ہوش میں آتے ہیں۔

موضع شے جو کرگل اور لداخ کے مابین واقع ہے، جہاں دورجے، چھونمو اور مہاتما بدھ کا بلند قامت بت ایستادہ ہے، جو قد آدم سے چھ سات گنا بڑا ہے۔ جہاں معمولی حیثیت کے شخص کو دو ماہ ریاضت میں گزار کر تیار کیا جاتا ہے۔ معینہ تاریخ کو وہ آٹھ چھورتن کے پاس جا کر بیٹھ جاتا ہے۔ یہاں لامائیں منتر پڑھتے ہیں، اور مذہبی رسوم کی ادائیگی کے بعد لہا کا ظہور ہوتا ہے۔ اس کی علامت یہ ہوتی ہے کہ اس کی آنکھوں اور ناک سے پانی جاری ہوتا ہے، تب پہلے بیٹھ کر بعد ازاں کھڑے ہو کر چھورتن کا طواف کرتے ہیں، اسے بیش قیمت جواہرات پہنائے جاتے ہیں۔ المختصر اسے راجہ اور امراء کے سوالوں کا سامنا ہوتا ہے۔ گونپہ کے چھت پر دوڑ لگاتا ہے اور ابلتی ہوئی چائے حلق میں انڈیلتے ہیں۔

گونپوں کے عہدیدار:

مولوی حشمت رقمطراز ہے کہ گونپوں کا افسرِ اعلیٰ ایک بڑا لاما ہوتا ہے۔ اسے لداخ میں "کوشوک" کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ کوشوک مذہبی اور دنیوی ہر دو اعتبار سے کلی اختیارات رکھتا ہے۔ لداخ اور کرگل کے بعض کوشوک بہت مشہور تھے۔

(جاری ہے)

محل سے کھنڈر تک

اندلس کے مسلم حکمرانوں میں سلطان عبدالرحمٰن ثالث مشہور ہے وہ 300ھ میں تخت سلطنت پر بیٹھا اور 350ھ میں 72 سال کی عمر میں وفات پائی۔ اسکی بیوی عیسائی تھی جس کا نام زہرا تھا۔ اس کے نام پر قرطبہ میں ایک محل تعمیر کیا' اس محل کی تعمیر 325 میں شروع ہوئی اور 350 میں مکمل کیا۔

محل بنانے میں 10 ہزار معمار' 4 ہزار اونٹ و خچر روزانہ کام کرتے تھے۔ اس میں 4316 برج اور ستون تھے۔ بہت سے قیمتی سامان فرانس' ترکی' یونان' شام اور افریقہ کے بادشاہوں نے بطور تحفہ دیے تھے۔ محل کی نگرانی کے لئے 13750 ملازم مقرر تھے۔ اس کے علاوہ 13382 غلام تھے۔ مگر ایک کھرب روپیہ سے بننے والا محل صرف 50 سال کے بعد کھنڈر میں تبدیل ہو گیا۔

(ابو اسداللہ تعلوی)

تاریخ الجامعۃ قسط ۹

جامعہ دار العلوم بلتستان غواڑی تاریخ کے آئینے میں

(۱۹۸۵ء تا ۱۹۹۰ء)

ابوعبداللہ عبدالرحیم روزی

وفاق المدارس السلفیۃ سے الحاق

پہلی بار اگست ۱۹۸۵ء کو وفاق المدارس السلفیۃ پاکستان کے تحت مرحلہ عالیہ کے امتحان میں مرکزی دار العلوم بلتستان کے طلباء شریک ہوئے۔ اور ممتحن کی حیثیت سے مولانا عزیز الرحمٰن لکھوی صاحب رحمہ اللہ تشریف لائے۔ مرحوم نہایت ہی حلیم الطبع اور ملنسار تھے۔ اور دار العلوم میں پہلی بار امتحان دینے والے امیدواروں میں راقم الحروف اور انکے ہم درس ساتھیوں کے علاوہ بہت سے بزرگ علماء بھی تھے۔ چونکہ راقم اور اسکے تمام ساتھی بلتستان بلکہ یوگو، غواڑی سے باہر کم ہی نکلے تھے، لہذا پہلی بار بیرونی امتحان سے خوف دیدنی تھا۔ آج بھی اچھی طرح یاد ہے کہ عربی سے اردو ترجمہ کے پرچے میں ایک عبارت "الکہرباء أسّ الحضارۃ" کا ترجمہ کچھ پلے نہ پڑ رہا تھا۔ ظاہر بات ہے کہ جس شخص نے "الکہرباء" سے کوئی استفادہ نہ کیا ہو، اس کے سامنے "الحضارۃ" کا لفظ بھینس کے آگے بین بجانے کے مترادف تھا۔

بہر حال بیشتر ساتھی اچھے نمبروں میں پاس ہوئے تھے۔ وللہ الحمد والمنۃ۔

ڈاکٹر مصلح الدینؒ، ایک عظیم محسن:

جناب ڈاکٹر مصلح الدینؒ صاحب عظیم انسان اور خادم اسلام تھے۔ آپ صدر پاکستان جنرل ضیاء الحق شہید کے مشیر برائے مذہبی امور بھی تھے۔ جناب ڈاکٹر موصوف نے ۱۹۸۵ء میں اپنے دوست ریٹائرڈ جسٹس افضل چیمہ کی وساطت سے مدرسۃ البنات کی بلڈنگ بنانے کیلئے مبلغ 40,000 روپے بصورت چیک عطا فرمائے تھے۔

موصوف اگلے سال ۱۹۸۶ء میں گلگت تشریف لائے، تو مرکزی دار العلوم کی نمائندگی کرتے ہوئے رئیس مجلس عمل مولانا عبد الرشید صدیقی صاحب اور ادارے کے مدرس مولانا محمد ابراہیم خان صاحب موصوف سے ملنے اور دورے کی دعوت دینے تشریف لے گئے، تو موصوف خلافِ توقع وفد کے ساتھ نہایت ہی سرد مہری کے ساتھ پیش آئے اور وفد کی باتوں کا واجبی سا جواب دیتے رہے۔ جب وفد نے اپنا تعارف کرایا تو نہایت ترش روئی کے ساتھ کھرے کھرے سوالات

کے انبار لگا دیے کہ "تم لوگ محسنین کے پیسے ہضم کرتے ہو۔ میری رقم کا کیا بنا؟ کہاں ہیں یہ پیسے؟ آئندہ اس طرح کسی کو دھوکہ نہ دینا"۔ الغرض خوب گرجے برسے۔

وفد نے متانت کیساتھ تمام حالات سے آگاہ کرتے ہوئے وضاحت کیا کہ آپ کو غلط معلومات دی گئی ہیں۔ آپ کی رقم اصل چیک کی صورت میں بالکل محفوظ ہے۔ آپ اگر چاہیں تو واپس بھی لے سکتے ہیں۔ آپ نہ صرف اس کا حساب چیک کر سکتے ہیں، بلکہ ادارہ کے تمام حسابات کی پڑتال بھی کریں تو بڑی مہربانی ہوگی۔ اگر چہ ہم حساب کتاب کے ماہر نہیں، لیکن ممکنہ حد تک حسابات صاف وشفاف ہیں۔

یہ سننا تھا کہ موصوف آہستہ آہستہ کھلتے چلے گئے اور دارالعلوم تشریف لاکر مہینہ بھر قیام کیا، تفصیلی دورہ کیا، حسابات دیکھے، انتظامیہ کو پرکھا، اساتذہ وطلباء سے ملے مولانا خلیق مرحوم سے تفصیلی گفت وشنید کی اور غلط بیانی سے کام لینے والوں سے بھی آگاہ فرمایا اور مزید مبلغ 80000 روپیہ کی گرانٹ عطا فرمائی۔ اسی رقم سے معہد خدیجة الکبریٰ للبنات کی پہلی منزل تیار ہوئی۔

اس کے بعد سے موصوف ہمیشہ انتظامیہ کو مفید مشوروں سے نوازتے، کام کرنے کے طریقے بتاتے اور ہمت افزائی کرتے رہے۔ اور دارالعلوم کا ٹرسٹ قائم کرنے میں مدد دی۔

"پاسباں مل گئے کعبے کو صنم خانے سے"

اللہ تعالیٰ نے بجا فرمایا ہے ﴿ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا﴾ [سورة الطلاق/۲]

مرکزی دارالعلوم کے وفد کی صدر پاکستان سے ملاقات:

مفکر جمعیت اہلحدیث، ناظم اعلیٰ دارالعلوم بلتستان غواڑی مولانا عبدالرحمٰن خلیق ؒ کی قیادت میں ادارہ ہذا کی انتظامیہ اور جید علماء کے وفد نے ایوان صدر اسلام آباد میں صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق ؒ سے ملاقات کی۔ اس وفد میں شیخ الحدیث مولانا عبدالرشید ندویؒ، مولانا عبدالوہاب حنیفؒ اور مولانا عبدالواحد عبداللہ اور مولانا عبدالباقی خان شامل تھے۔ وفد نے علاقائی مسائل کے علاوہ بلتستان میں جمعیت اہلحدیث کی تعلیمی ورفاہی خدمات سے آگاہ کیا۔ مولانا عبدالرشید ندویؒ سے ندوة العلماء لکھنؤ کے حوالے سے خوب گفتگو ہوئی اور جنرل صاحب نے استحکام پاکستان کے لیے دعا کی التماس کی۔

صدر مرحوم نے سکردو میں 20 کنال زمین الاٹ کرنے اور طلباء دارالعلوم کیلئے وفاقی زکوٰة کونسل سے مالی معاونت

کے حکم نامے جاری کردیے۔ یہ اراضی مرکز اسلامی سکردو کے شمال میں جناح ٹاؤن میں واقع ہے۔نوکرشاہی کے عدم تعاون اور مخالفین کی دست اندازیوں کی بنا پر اس اراضی کو حاصل کرنے میں جمعیت اہلحدیث کو کیا کیا پاپڑ بیلنے پڑے، ایک طویل داستان ہے۔

صدر جنرل ضیاء الحق ؒ سے دوسری ملاقات:

صدر پاکستان جب سیاچن گلیشیر کے معائنہ کیلئے بلتستان کے دورے پر تشریف لائے تو 20 جولائی 1986ء کو ناظم اعلیٰ مولانا عبدالرحمٰن خلیق اور رئیس مجلس العمل مولانا عبدالرشید صدیقی صدر پاکستان سے ملنے چپلو ضلع گنگچھے تشریف لے گئے۔ دونوں شخصیات کیلئے ملاقاتی کارڈ مخصوص تھے، مگر حاسدین انتظامیہ نے دوسروں کو دے دیا تھا۔ عین وقت پر کارڈ نہ ملا تو اس وقت کے اسسٹنٹ کمشنر جناب خان بہادر صاحب رحمہ اللہ نے بھری محفل میں بددیانتی کرنے والوں کو کھری کھری سنائی تو فوراً نیا کارڈ ایشو کیا گیا۔

القصہ وفد سے ملاقات کر کے صدر صاحب نے خوشی کا اظہار کیا اور دارالعلوم کے احوال سے آگاہ ہوئے۔

اسی نشست میں ایک نمائندہ نے ایک یتیم بچہ صدر پاکستان کے پاس پیش کیا کہ "اس کے والد فوج میں شہید ہو گئے ہیں ، اب یہ بچہ بے سہارا ہے"۔صدر صاحب نے سائل سے فرمایا: "اسے دارالعلوم غواڑی میں داخل کردو، میں اس کا خرچہ ادا کروں گا"۔اور مولانا خلیق اور صدیقی صاحبان سے فرمایا "اس عزیز بیٹے کو اپنے مدرسے میں داخلہ دیجیے"۔

اس موقع پر صدر صاحب کو دارالعلوم بلتستان کے دورے کی دعوت دی گئی تو انہوں نے والہانہ انداز میں خوشی کا اظہار کیا، لیکن انتظامیہ کی سیکورٹی مجبوریوں کی بنا پر معذرت کر لی اور آئندہ کسی موقع پر آنے کا وعدہ کرتے ہوئے بتایا کہ میں نے غواڑی کے پہاڑوں پر آپ کے استقبالیہ کلمات بھی دیکھ کر خوشی محسوس کی تھی، اب جاتے وقت بھی دارالعلوم کا فضائی مشاہدہ کرتا جاؤں گا۔

الجامعۃ الاسلامیۃ بالمدینۃ المنورۃ سے دوبارہ الحاق:

1970 کے عشرے سے ہر سال متعدد طلباء کو مدینہ یونیورسٹی میں داخلے کا زرین موقع مل رہا تھا۔لیکن 1980-81 کے بعد سے یہ زرین موقع ہاتھ سے نکل گیا، اور تعلیمی زندگی کی چولیں ہل گئیں۔ یہاں تک کہ انتظامیہ کی انتھک مساعی سے یہ تسلسل 1986 میں بحال ہوا۔

تعداد مدرسین اور برانچ مدارس

☆ سال 1990 میں بلتستان کے طول وعرض میں مرکزی دارالعلوم بلتستان کی زیرنگرانی 32 برانچ مدارس قرآن اور حدیث کی خدمت میں مگن تھے، جن کا اجمالی خاکہ یہ ہے :

نمبر شمار	مدارس	تعداد مدرسین	تعداد معلمات	تعداد طلباء	تعداد طالبات
1	مرکزی دارالعلوم بلتستان	35	00	263	000
2	معہد خدیجۃ الکبریٰؓ	00	12	000	216
3	دیگر برانچ مدارس	89	30	1277	1398
4	میزان	124	42	1540	1614
5	کل میزان	16 6		31 54	

(سالانہ رپورٹ 1990ء)

جنگ خلیج میں جمعیت اہلحدیث بلتستان کا موقف:

2 اگست 1990ء کو بلا اشتعال عراقی فوج نہتے کویت پر چڑھ دوڑی، تو جس طرح دنیا بھر کے انصاف پسند حلقوں میں مظلوم کویتیوں کی حمایت میں آواز بلند ہوئی' جمعیت اہلحدیث بلتستان نے بھی مظلوم کویت کا ساتھ دیا۔ عراقی بربریت کی مذمت کرتے ہوئے تمام مساجد میں دعا کی آہیں بلند ہوئیں' کہ اللہ تعالی ان مظلوم کویتیوں کو ظلم واستبداد کے پنجے سے آزادی دلادے، اس کے علاوہ سعودی عرب کا مورال بلند رکھنے کیلئے خطوط اور تار بھی بھیجے۔ ان کے جواب میں ایوانِ شاہی مملکت سعودیہ عربیہ کے دفتر سے یہ جوابی تار آیا:

''ہمیں آپ کا تار موصول ہوا، جو سعودیہ عربیہ کیساتھ آپ لوگوں کے قلبی لگاؤ کا ترجمان تھا۔ آپ لوگوں نے عراقی تسلط کی مذمت کرتے ہوئے اس عزم کا اظہار کیا تھا کہ آپ حرمین شریفین اور مملکت سعودیہ عربیہ کی سرحدوں کی حفاظت کیلئے تیار ہیں۔ ہم آپ کے ان جذبات واحساسات کی قدر کرتے ہیں، جو کہ دینی بھائی چارگی کی ترجمانی کرتے ہیں اور یہ اس بات کی علامت ہے کہ اللہ تعالی کے فضل وکرم سے تمام مسلمانوں میں ایک دوسرے کی مدد کا جذبہ موجزن ہے''۔ (ولی عہد عبداللہ بن عبدالعزیز آل سعود ۲۹ رجب ۱٤۱۱ھ) (عربی سے ترجمہ)

تأثرات

مرکزی دارالعلوم میں وقتاً فوقتاً بڑی شخصیات اندرون و بیرون ملک سے قدم رنجہ فرماتے رہتے تھے۔ اور ''لیس السماع کالمشاھدۃ '' کے مصداق بہت خوش ہوتے اور اپنے مفید مشوروں سے نوازتے۔ ان میں ''مشت نمونہ از خروارے'' درج ذیل ہیں:

☆1985-10-09 آج میں نے دارالعلوم کی زیارت کی، یہ جان کر میرا انگ انگ خوشی سے دوڑ گیا کہ اس دورافتادہ علاقے میں اتنی پرشکوہ عمارت بنا کر اسلامی علوم و معارف پڑھانے میں مصروف عمل ہیں۔ یہ نقطہ قابل نمونہ ہے کہ عوام اور انتظامیہ ادارہ ہذا میں مکمل ہم آہنگی پائی جاتی ہے۔

محمد شریف ڈپٹی کمشنر ضلع گنگچھے

☆1986-9-24-الحمدللہ آج میں علاقہ بلتستان میں اپنے دینی بھائیوں سے مل رہا ہوں، جہاں اہلسنت کی تعداد نہایت ہی قلیل ہے، لیکن ان کے تن، من، دھن کی کاوشوں کے نتیجے میں توقع سے بڑھ کر کام ہو رہا ہے۔ میں مزید نظم وضبط کا امیدوار ہوں۔

نادر نوری

ڈائریکٹر مذہبی امور وزارت اوقاف کویت سٹی

☆1987ء علاقہ ہذا میں اس ادارے کے دینی وفلاحی کام دیکھ کر میرے رگ وپے میں خوشیوں کی لہر دوڑی۔ اللہ تعالی انتظامیہ کو مزید ہمت دے۔ میں امید رکھتا ہوں کہ آئندہ کی زیارتوں میں اس سے بھی بڑھ کر ترقی کرتے ہوئے دیکھوں۔

محمدعبدالرحمن الخراشی

نمائندہ شاہ فیصل ٹرسٹ انسٹیٹیوٹ ریاض

اسکے علاوہ بہت سے اداروں نے مرکزی دارالعلوم کیلئے مخیّر حضرات کے نام سفارشات تحریر کیے۔ جن میں چند ایک یہ ہیں:

☆1987-10-20 مرکزی دارالعلوم بلتستان ایک اسلامی مرکز ہے۔ جس کی غرض وغایت' اسلامی دعوت کا پرچار اور بے لوث خدمت ہے۔ اس کی گورننگ باڈی اخلاص وہمدردی کے پیکر علمائے کرام ہیں۔ تمام مخیّر حضرات اس

ادارے کے ساتھ دامے درمے سخنے تعاون کریں۔

ڈاکٹر عبداللہ بن عمر النصیف

سیکرٹری جنرل رابطہ عالم اسلامی، مکہ المکرمہ

☆12-9-1988 آپ پر مخفی نہیں کہ علاقہ بلتستان کے مسلمانوں میں فقر وفاقہ، ناخواندگی اور بدعات وخرافات نے گھونسلے بنا رکھے ہیں۔ یہاں سلفی مکتب فکر کا مدرسہ دارالعلوم بلتستان قائم ہے۔ یہ ادارہ مخیّر حضرات کے نظر کرم کا محتاج ہے۔ تاکہ مسلمانوں کی حالت زار بہتر ہو جائے۔

ڈاکٹر ابراھیم القعید

اسستنٹ سکریٹری جنرل ندوۃ الشباب الاسلامیۃ العالمیۃ۔الریاض۔

☆ 30-7-87 میں اپنے آپ کو بہت خوش قسمت سمجھتا ہوں کہ مجھے مرکز اسلامی کو دیکھنے اور یہاں ٹھہرنے کا موقع ملا، جو کہ ملک کے دور دراز علاقے میں ایک عظیم دینی ادارہ ہے۔ یہ جمعیت اہلحدیث بلتستان کے وسیع وعریض خطے میں چلنے والا اہم ادارہ ہے۔ مجھے قوی امید ہے کہ یہ ادارہ مستقبل میں عظیم مسلم دانشور اور علماء پیدا کریگا جو شمالی علاقہ جات کے علاوہ ملک بھر میں مثالی کردار ادا کریں گے۔

(محمد راشد عباسی امیر جماعت اسلامی آزاد جموں وکشمیر)

☆11-2-88 آج دارالعلوم اہلحدیث کی شرف زیارت نصیب ہوئی۔ یہ ادارہ تمام ادارات سے بالاتر اور فعال ہے۔ اسلام کی تبلیغ وترویج اور خدمت دین مبین کیلئے شب وروز کوشاں ہے۔ راقم دعا گو ہے کہ اللہ تعالی مزید ان کی توفیق میں اضافہ کرے اور مسلمانان عالم بالعموم، مسلمانان بلتستان کو بالخصوص ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے!

(سید اکبر علی شاہ مشیر وزیر اعظم برائے وزارت امور کشمیر)

☆13-11-88 اللہ کے فضل وکرم سے شمالی علاقہ جات میں واقع اس عظیم واولین مرکز کے ساتھ ابتدا ہی سے راقم کا قریبی تعلق ہے، اور اس کی کارکردگی سے بھی خوب واقف ہے۔ ترقی کی رفتار ہر شعبے میں نمایاں ہے، مخیّر، ہمدرد، معاون حضرات کو اللہ تعالی جزائے خیر سے نوازے۔ آمین

ملک محمد شریف

ڈپٹی کمشنر (ریٹائرڈ) ضلع بلتستان